امام زہری اونٹ کے پیشاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

فقد كان المسلمون يتداوون بها فلا يرون بذالك بأساً[1]　　مسلمان اس کے ذریعے علاج کرتے تھے، اس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

اس حدیث سے امام مالک، امام احمد اور بعض دوسرے لوگوں نے یہ استدلال کیا ہے کہ اونٹ کا پیشاب اور فضلہ (گوبر) پاک ہے، ان حضرات نے اونٹ ہی پر تمام ماکول اللحم (جن کا گوشت کھایا جاتا ہے) جانوروں کو بھی قیاس کیا ہے، ان کا پیشاب اور فضلہ بھی ان کے نزدیک پاک ہے[2]

علامہ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں:

لنا ان النبي ﷺ امر العرنيين ان يشربوا من ابوال الابل والنجس لا يباح شربه ولو ابيح ضرورة لامرهم بغسل اثره اذا ارادوا الصلوٰة[3]　　ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کو اونٹ کا پیشاب پینے کا حکم دیا، جو چیز نجس ہے اس کا پینا مباح نہیں ہو سکتا۔ اگر ضرورتاً مباح کیا گیا تھا تو نماز کے وقت آپ ان کو اس کے نشان دھونے کیلئے کہتے۔

کہا جاتا ہے کہ اگر یہ نجس تھا تو نماز کے لئے ان کو وضو کا اور پیشاب کے نشانات دھونے کا حکم دینا اس لئے ضروری تھا کہ وہ نئے نئے مسلمان تھے۔ یہ استدلال اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ یہ مان لیا جائے کہ عرینہ والے جس وقت نماز پڑھتے تھے اس وقت اونٹ کے پیشاب کے نشانات ان کے منہ ہاتھ وغیرہ پر ہوتے تھے، حالانکہ یہ امکان بہت بعید ہے، اس لئے کہ گندگی کے لگنے کے بعد آدمی بالعموم فوراً اسے صاف

---

[1] بخاری، کتاب الطب، باب ابوال الابل [2] فتح الباری ۱/۲۳۵ [3] ابن قدامہ المغنی ۱/۷۳۳

کرلیتا ہے، اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ نماز کے وقت گندگی کے نشانات ہوتے تھے تو اس امکان کو بالکل نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ شریعت نے اس سلسلے میں جو تھوڑی سی گندگی لگ جاتی ہے اسے نظر انداز کیا ہو۔

امام شافعی اور بعض دوسرے بزرگوں کی رائے یہ ہے کہ جانوروں کا پیشاب اور فضلہ نجس ہے۔ قبیلہ عرینہ والوں کو بطور علاج اس کے استعمال کی اجازت دی گئی تھی، امام نووی فرماتے ہیں:۔

واستدل اصحاب مالك و	امام مالک کے ماننے والوں اور امام
احمد بهذا الحديث ان	احمد نے اس حدیث سے یہ استدلال
بول ما يوكل لحمه وروثه	کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے
طاهران واجاب اصحابنا	اس کا پیشاب اور فضلہ پاک ہیں۔ لیکن
وغيرهم من القائلين	ہمارے اصحاب (شوافع) نے اور ان لوگوں
بنجاسات شربهم	نے جو کہ ان دونوں چیزوں کی نجاست کے قائل
الا بوال كان للتداوى	ہیں اس کا یہ جواب دیا ہے کہ قبیلہ عرینہ والوں کا
وهو جائز بكل النجاسات	پیشاب استعمال کرنا علاج کیلئے تھا اور یہ سوائے
سوى الخمر والمسكرات [1]	شراب اور مسکرات کے سب ہی نجس چیزوں سے جائز ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام شافعیؒ اور ان کے ہم خیال اصحاب کے نزدیک سوائے شراب اور مسکرات کے سب ہی نجس چیزیں دوا کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں۔ (شراب کے بارے میں آگے چل کر ہم بحث کریں گے)

---

[1] نووی شرح مسلم ۲/۵۷ جانوروں کا پیشاب اور فضلہ پاک ہے یا ناپاک، اس سلسلے میں فقہاء کے خیالات سے امام شوکانی نے بڑی تفصیلی اور تنقیدی بحث کی ہے، ملاحظہ ہو نیل الاوطار ۱/۵۹-۶۲

گنجائش بھی فقہ حنفی میں پائی جاتی ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اونٹ کا پیشاب اور گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے امام ابو یوسف فرماتے ہیں: دوا کے لئے ان چیزوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے، جانوروں کے پیشاب کے بارے میں ان کی رائے ہی یہ ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب بھی پیا جا سکتا ہے۔ فقیہہ ابو اللیث کی بھی یہی رائے ہے[1]۔

نہایہ میں تہذیب کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان طبیب پیشاب، خون اور مردار کے استعمال کو شفا یابی کے لئے ضروری قرار دے اور مباحات میں اس کا بدل موجود نہ ہو تو مریض اسے استعمال کر سکتا ہے، لیکن اگر طبیب کی یہ رائے ہو کہ محرمات کے استعمال سے شفا جلد حاصل ہوگی اور مباحات کے استعمال سے اس میں تاخیر ہوگی تو اس سلسلے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ اس صورت میں بھی مریض اسے استعمال کر سکتا ہے اور دوسری یہ ہے کہ اس کا استعمال صحیح نہیں ہے، در منتقی میں ہے کہ فقہ حنفی کا مسلک اس کے خلاف ہے[2]۔

فقہ حنفی کا عام اصول یہی ہے کہ محرمات کے ذریعے علاج نہیں ہو سکتا۔ غالباً در منتقی میں اسی کا حوالہ دیا گیا ہے، لیکن یہاں ایک مخصوص صورت حال زیر بحث ہے یہ بات وثوق سے نہیں کہی جا سکتی کہ فقہ حنفی میں اس کے خلاف بھی کوئی صراحت ہے یا نہیں؟ اگر ہو بھی تو تہذیب کے بیان کو فقہ حنفی کی ایک رائے کی حیثیت ضرور دی جا سکتی ہے۔

ابن عربی مالکی، مردار کے استعمال کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس کے استعمال کی نو شکلیں ہو سکتی ہیں: ایک یہ کہ اسے جلا کر اس کی شکل بدل دی جائے۔ مالکیہ میں

---

[1] رد المحتار علی الدر المختار ۵/۲۲۸ ۔ [2] حوالہ سابق ص ۲۳۴۔

ابن حبیب کہتے ہیں کہ اس کے ذریعے علاج جائز ہے اور اسے لگا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے، ابن الماجشون کے نزدیک یہ رائے وزنی نہیں ہے۔ مرتک (جو مردار کی ہڈیوں سے بنایا جاتا ہے، اس کے بارے میں امام مالک سے منقول ہے کہ اگر اسے زخم پر استعمال کیا جائے تو دھونے سے پہلے نماز نہ پڑھی جائے۔

دوسری شکل یہ ہے کہ مردار کو اپنی اصل شکل میں استعمال کیا جائے۔ ابن سحنون کہتے ہیں کہ دوا کے لئے مردار یا خنزیر کا استعمال کسی حال میں صحیح نہیں ہے۔

ان روایتوں کو نقل کرنے کے بعد ابن عربی مالکی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ ان میں سے کسی چیز سے انسان علاج نہیں کرا سکتا اس لئے کہ اس کا بدل مباحات میں موجود ہے، فقر و فاقہ میں بھی ان کا استعمال اسی وقت جائز ہوتا ہے جب کہ ان کا کوئی بدل نہیں ہوتا ورنہ دوا ہی کی طرح ان کا استعمال ناجائز ہوگا۔ اگر مردار کو جلا کر اس کی شکل بدل بھی دی جائے تو بہر حال وہ نجس ہی ہوگا۔ [1]

ان کے استدلال کا مطلب یہ ہے کہ دوا کے لئے محرمات کے استعمال پر آدمی اس لئے مجبور نہیں ہے کہ مباحات میں ان کا بدل موجود ہے لیکن اگر بدل موجود نہ ہو تو ان اصول کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح فقر و فاقہ میں ان کا استعمال جائز ہوتا ہے، مرض میں بھی جائز ہونا چاہئے۔

تریاق کے استعمال سے ایک حدیث میں منع کیا گیا ہے [2]

علامہ ابن اثیر فرماتے ہیں:

---

[1] ابن عربی: احکام القرآن ۱/۲۶ [2] ابوداؤد، کتاب الطب، باب شرب التریاق۔

اِنَّمَا کرھہ من اجل ما	آپؐ نے اس لئے منع فرمایا کہ اس میں
یقعُ فیہ لحوم الافاعی	سانپ کا گوشت اور شراب پڑتی تھی،
وَالخمر وھی حرام نجسۃ[1]	یہ چیزیں حرام اور نجس ہیں ۔

علامہ مناوی کہتے ہیں کہ اگر علاج کے لئے تریاق کا بدل موجود نہ ہو اور استعمال ضروری ہو جائے تو وہ استعمال ہوسکتا ہے۔ فرماتے ہیں :-

یحرم شرب الترياق	تریاق کی نجاست کی وجہ سے اس کا
لنجاستہ الا اذا لم یقم	پینا حرام ہے الا یہ کہ کوئی دوسری چیز
غیرہ مقامہ[2]	اس کے قائم مقام موجود نہ ہو۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے علاج کو اضطرار نہیں مانا ہے ان کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی قابل اعتماد شخص (معالج) کسی حرام چیز کو بطور دوا تجویز کرے تو وہ اضطرار بن جاتا ہے، جو چیز اضطرار کے تحت جائز قرار دی جائے اسے حرام نہیں کہا جاسکتا، اس لئے کہ اللہ کا قول ہے :-

وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ	اللہ نے جن چیزوں کو تم پر حرام کیا ہے اس نے
اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْہِ ۝	اسکو تفصیل سے تمہیں بتا دیا ہے مگر وہ بھی جب تم
(الانعام ۱۱۹)	مجبور ہو جاؤ تو حلال ہیں ۔

جس چیز کے لئے آدمی مجبور ہو جائے وہ حرام نہیں رہتی ، جیسے مضطر کیلئے مردار کا کھانا حرام نہیں ہوتا - واللہ اعلم[3]

اس کا مطلب یہ ہے کہ علاج کے سلسلے میں بھی اضطرار پیدا ہوسکتا ہے۔

---

[1] النہایہ فی غریب الحدیث ۱/۱۱۳ [2] التیسیر بشرح الجامع الصغیر ۲/۳۲۷
[3] فتح الباری ۱/۱۳۵ -

اور عیب پیدا ہو جائے تو محرمات حلال ہو جائیں گے، علامہ ابن حزم ظاہری رح فرماتے ہیں: انسان ہو یا کوئی بھی جانور اور پرندہ، چاہے وہ ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم ان کے پیشاب اور فضلہ کا استعمال حرام ہے، البتہ اگر علاج کے لئے ان کی ضرورت ہو یا ان کے استعمال پر کسی کی طرف سے مجبور کر دیا جائے یا (شدید) بھوک اور پیاس لاحق ہو تو ان کا استعمال ہو سکتا ہے[1]

قبیلہ عرینہ سے متعلق واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سے یقینی طور پر یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک بیماری میں دوا کے طور پر اونٹ کے پیشاب کے استعمال کا حکم دیا تھا، چنانچہ اس سے ان کی صحتیں ٹھیک بھی ہو گئی تھیں، علاج کی حیثیت ایک ضرورت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ　　جس چیز کے لئے آدمی مجبور ہو جائے وہ اس کے لئے حرام نہیں رہتی[2]

جن لوگوں کے نزدیک دوا کیلئے محرمات کا استعمال جائز ہے امام رازی نے ان کے جو دلائل بیان کئے ہیں ان میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ضرورت کی بناء پر ایک درہم کی مقدار میں نجاست کو قابل معافی سمجھا ہے اور امام شافعی نے پسّو اور مچھر کے خون کو نظر انداز کیا ہے، بیماری بھی ایک ضرورت ہے اسلئے اسمیں بھی ناجائز کو جائز ہونا چاہئے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مصلحت کے تحت فقر و فاقہ میں مردار کھانے کی اجازت دی ہے یہ مصلحت بیماری میں بھی موجود ہے (یعنی انسانی جان و بقا کا تحفظ) لہٰذا بیماری میں اس کے استعمال کی اجازت ہونی چاہئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محرمات کے ذریعے علاج کو جہاں بعض لوگوں نے مصلحتاً ناجائز کہا ہے وہیں بعض لوگوں نے اسے اس وقت جائز قرار دیا ہے جبکہ اسکا کوئی بدل موجود نہ ہو، بظاہر یہی رائے وزنی ہے۔ اس لئے کہ احادیث سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

---

[1] المحلی لابن حزم ۱/۱۶۸ [2] حوالہ سابق ص۱۷۵ [3] التفسیر الکبیر ۲/۹۳-